''میرا بیمار دل'' میں شامل ہے:

1۔سیم کی کہانی: سیم ایک مسیحی مشنری ڈاکٹر کے پاس جا کر دنیا میں سب سے پہلے بیمار ہونے والے دل کے بارے میں سُنتا ہے۔ڈاکٹر اُسے بتاتا ہے کہ آدم کے المناک فیصلہ نے کِس طرح گناہ کی بیماری کو جنم دیا اور اِس بیماری نے ساری نسلِ انسانی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔سیم اِس بیماری کے علاج کی بابت سیکھے بغیر ہی افسردہ حالت میں کمرے سے چلا گیا۔لیکن، ڈاکٹر پریشان نہیں ہوا۔وہ جانتا تھا کہ افسردہ بیمار دل رکھنے والا سیم بہت جلد متلاشی سیم بن جائے گا اور سُنے گا کہ سچائی کیا ہے۔

الف۔سیم ڈاکٹر کے کمرے میں ایک تصویر ''پہلا بیمار دل'' میں رنگ بھر رہا ہے۔

ب۔کاغذ اور کپڑے کے ٹکڑوں سے ''بیمار دل'' بنانے کا نمونہ اور طریقہ۔

ج۔رومیوں 23:3 آیت حفظ کرنا، نمونہ کے مطابق کاغذ کے ٹکڑے کاٹنا اور چسپاں کرنا۔

2۔گہری سچائیاں: یہ سیم کی کہانی میں پائی جانے والی بائبل کی سچائیاں سکھاتی ہے۔جن میں کسی چیز کا تین حصوں اور دو حصوں میں تقسیم کئے جانے کا علم، روحانی موت، خدا سے جُدائی، بدی کی فطرت، مُنجی کا وعدہ، نئے سرے سے پیدا ہونا اور صرف مسیح پر ایمان رکھنا شامل ہیں۔

الف۔اپنی بائبل کی ورک شیٹ لیں: ''نئے سے سے پیدا ہونا''

حفظ کرنے کی آیات:

''کیونکہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں'' (رومیوں 23:3)۔

''تجھے نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے'' (یوحنا 7:3 ب)۔

یہ کہانی بائبل مقدس میں پیدائش کی کتاب 2:16-17، 3:6 میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اداس، بیمار سیم ڈاکٹر کو بلاتا ہے:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سیم نامی ایک چھوٹا سا اُداس لڑکا تھا۔سیم کو اندازہ نہیں ہو پاتا تھا کہ اُس کا مسئلہ کیا ہے۔وہ سوچتا تھا کہ ممکن ہے میں بیمار ہوں۔ لہٰذا اُس نے ایک ڈاکٹر تلاش کرنے کا فیصلہ کیا۔اُس نے اپنے اردگرد لوگوں سے پوچھا اور سُنا کہ ایک مسیحی شخص ہے جو شاید اُس کی مدد کر سکتا ہے یعنی ایک مشنری ڈاکٹر۔ڈاکٹر اُسے اپنے گھر کے ایک چھوٹے سے کمرے میں لے گیا جسے وہ بطور دفتر استعمال کرتا تھا اور وہاں اُس نے سیم کا طبّی معائنہ کیا۔اُس نے سیم کا درجہ حرارت دیکھا، اُس کے کانوں اور گلے کے اندر دیکھا، اُس کی چھاتی کی آواز سُنی۔اُس نے سیم کو بڑی تفصیل سے دیکھا، سیم کے پٹھے چھو کر دیکھے اور سیم کے بدن کی لچک کا بھی مشاہدہ کیا۔کچھ دیر بعد ڈاکٹر ایک قدم پیچھے ہٹا، اپنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا اور اپنا سر ہلاتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

مجھے آخر ہے کیا؟ کیا میں بیمار ہوں؟ سیم نے پوچھا اور وہ پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''آپ کا بدن اتنا صحت مند ہے کہ جتنا اِسے ہونا چاہئے'' ڈاکٹر نے جواب دیا۔

''پھر آخر مسئلہ کیا ہے''؟ سیم نے پوچھا۔

مشنری ڈاکٹر نے جواب دیا، ''مسئلہ یہ ہے کہ.....تمہارا دل اُداس ہے''۔

سیم کچھ دیر خاموش بیٹھا......اور اپنے اُداس دل سے سوچتا رہا۔ وہ جتنا زیادہ سوچ رہا تھا اُسی قدر اُس کا دل اداس ہوتا جاتا تھا اور جتنا زیادہ وہ اُداس ہوتا جاتا اُسی قدر خود کو بیمار محسوس کرتا جاتا تھا۔ سیم عجیب مشکل کا شکار تھا۔

''ڈاکٹر!'' بالآخر سیم نے پوچھا ''میرا دِل اتنا اُداس کیوں ہے۔ کیا مجھے کوئی اُداس کُن بیماری لگ گئی ہے؟''

سیم کا ڈاکٹر فی الحقیقت ایک سچا مسیحی دانشمند شخص تھا۔ ''کیا اُداس اور بیمار دل رکھنے والے چھوٹے بچّے بھی کہانیاں پسند کرتے ہیں۔''

سیم نے اپنا سر ہاں میں ہلایا، ''صرف سچّی کہانیاں۔'' سیم اپنی اُداس سی مسکراہٹ کے ساتھ ہلکی سی آواز میں بولا۔

''مجھے دُنیا کے سب سے پہلے بیمار ہونے والے دل کی کہانی آتی ہے، کیا تُم سُننا چاہو گے؟''

''آں......ہاں''، سیم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ اُس میز پر تھوڑا چُست ہو کر بیٹھ گیا جہاں ڈاکٹر نے اُس کا معائنہ کیا تھا۔

''یہ سب کچھ ایک خوبصورت باغ میں شروع ہوا جس کا نام عدن تھا۔'' سیم کے ڈاکٹر نے کہانی سُنانا شروع کی......

ابتدا میں خدائے واحد و برحق نے ایک خوبصورت باغ لگایا جس میں بہت سے درخت، پھول اور بے شمار جانور تھے۔

''یہ ایک کامل باغ تھا''، خدائے واحد و برحق نے کہا ''اِس میں ایک اور بات کی ضرورت ہے یعنی انسان کی۔'' پس خدا نے آدم کو بنا کر عدن نامی اِس خوبصورت باغ میں رکھا''۔

آدم کو اپنے نئے گھر سے بے حد پیار تھا۔ وہ سب جانوروں کی دیکھ بھال کرتا اور اُسی نے اُن کے نام رکھے، بالکل ویسے جیسے خدا نے اُسے کرنے کے لئے کہا تھا۔ آدم نے غور کیا کہ ہر ایک جانور کے ساتھ اُس کا ایک ساتھی بھی ہے۔ آدم کو بھی ایک اپنے لئے ایک ساتھی کی خواہش ہوئی۔ خدائے واحد و برحق آدم سے بہت محبت رکھتا تھا لہٰذا اُس نے ایک عورت بنائی تا کہ آدم کی ساتھی ہو۔ آہا! اُس روز آدم کتنا خوش تھا جب خدا اُس کے لئے ایک ساتھی بنا کر لایا۔ ''اے خدایا، یہ تو میرا اپنا ساتھی ہے اس کے لئے تیرا شکر ہو۔'' آدم نے کہا۔

اُن دنوں آدم اور اُس کی ساتھی عورت، باغِ عدن نامی اپنے خوبصورت گھر میں زندگی بسر کرتے تھے۔ شام کے وقت خدا اُن سے ملنے آیا کرتا تھا۔ جب خدا انہیں اپنی مخلوقات کی سچائیاں سکھایا کرتا تھا وہ کسی درخت کے نیچے اکٹھے بیٹھ کر سُنتے تھے۔

ایک ایسا سبق بھی تھا جو خدا نے اُنہیں بار بار سکھایا۔ ''آدم اور حوّا''، خدا اُن سے کہتا، ''میں نے یہ بہت سے درخت تمہیں دیئے ہیں۔ دیکھو وہ سب مختلف قسم کے پھلوں سے لدے ہوئے ہیں اور جب تُم اِن میں سے کھاؤ گے تو تمہارے لئے بہت مزیدار اور لطف دینے والے ہوں گے۔ تُم انہیں اپنی مرضی کے مطابق ایک

دوسرے کیساتھ ملا کر، اِن سے مزے مزے کے کھانے تیار کر سکتے ہو۔''

''یہاں ایک ایسا خاص درخت بھی ہے، میں چاہتا ہوں کہ تُم ہر روز اُس کا پھل کھاؤ۔'' دیکھو یہ یہاں پر ہے'' خدا نے اُس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''اِس کا نام حیات کا درخت ہے۔ اِس کا پھل ایسا ہے جو تمہاری جان کو حکمت بخش سکتا ہے اور جب تُم اِس میں سے کھاؤ گے تو تمہارا دل مضبوط اور صحت مند ہو جائے گا۔''

''اب ذرا اُس درخت کی طرف بھی دیکھو'' ، خدا نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا'' وہ نیک و بد کی پہچان کا درخت ہے۔'' اِس کا پھل متضاد اندازِ سوچ کی نمائندگی کرتا ہے۔ اُس پھل کے کھانے کا مطلب یہ ہے کہ تُم مجھ سے اور میرے اُس ارادہ سے الگ رہ کر زندگی گزارنا چاہتے ہو جو تمہاری برکت کا منصوبہ ہے۔ اِس سے تمہارا دل بیمار ہو جائے گا۔ اِس پھل کا مطلب خود غرضی کی سوچ اور اپنی من مانی راہوں پر چلنے کی خواہش ہے۔ یہ دھوکہ دینے والا پھل ہے کیونکہ یہ پھل جھوٹ بول کر خود کو اچھا کہتا ہے جبکہ حقیقت میں وہ اچھا نہیں ہے۔ سوچ کا یہی انداز بدی کہلاتا ہے۔

''اب بڑے دھیان سے سُنو''، خدا نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا'' کیونکہ میں تم دونوں کو انتہائی اہم بات بتا رہا ہوں کہ...... نیک و بد کی پہچان کے درخت کے پھل میں سے نہ کھانا! یہ پھل زہر تو نہیں ہے لیکن اِس کی سوچ زہریلی ہے۔ یہ تمہارے دل کو بیمار کر دے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ، نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کھانے سے تم روحانی طور سے مر جاؤ گے اور مجھ سے الگ ہو جاؤ گے۔''

''اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تُو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے۔ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تُو نے اِس میں سے کھایا تُو مرا'' (پیدائش 2:16-17)۔

سیم ایک دم چوکنا ہو کر بیٹھا تھا۔'' کیا انہوں نے ویسا ہی کیا جیسا خدائے برحق نے اُنہیں کہا تھا؟''

خیر، کچھ عرصہ تک انہوں نے ضرور ایسا کیا۔'' ڈاکٹر نے جواب میں کہا۔

''تو پھر کیا ہوا'' ، سیم پُر تجسس تھا اور جاننا چاہتا تھا۔

''کیا یہ یقینی بات ہے کہ تُم اِس سچّی کہانی کا بقیہ حصہ بھی سُننا چاہتے ہو؟'' سیم نے بڑے تجسس کے ساتھ سر ہلایا اور ڈاکٹر نے کہانی کا سلسلہ جاری رکھا۔

جب تک آدم اور حوّا خدا کے حکم کی تعمیل کرتے رہے اور اُن درختوں کا پھل کھاتے رہے جن کیلئے خدا نے اجازت دی تھی تب تک باغ میں گزرنے والا ہر ایک دن بہت دلکش رہا۔ پھر ایک روز وہ عورت اپنے ایک من پسند دوست سانپ کیساتھ کھیل رہی تھی۔ تو سانپ نے بڑی نرمی اور آہستگی سے اُس سے گفتگو شروع کی......

''معاف کیجئے گا ڈاکٹر صاحب، میں تو سوچ رہا تھا کہ یہ ایک سچّی کہانی ہے۔ سانپ تو بول نہیں سکتے اور پھر کون بے وقوف ہوگا جو سانپ جیسے جانور کو اپنا بہترین دوست ہونے کے لئے منتخب کرے گا؟''

ہاں،ٹھیک ہے۔میں تمہیں بتانا بھول گیا کہ اِس کہانی کا ایک اور کردار یعنی......شیطان بھی ہے''۔

''شیطان کون ہے؟''سیم نے پوچھا۔

شیطان وہ ہے......جو فرشتگان کا قائد یا سردار ہوا کرتا تھا۔وہ پہلے بھی بہت خوبصورت تھا اور اب بھی ہے لیکن وہ نہایت مغرور ہو گیا اور اُس نے خدائے واحد و برحق کی مانند بننے کا فیصلہ کر لیا۔وہ چاہتا تھا کہ سب خدا کی بجائے اُس کی پرستش اور پیروی کریں۔پس اُس نے خدا کے خلاف بغاوت کی اور خدا کا دشمن بن گیا۔نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل شیطان کی سی مغرور، گھمنڈی اور ایسی سوچ کی عکاسی کرتا ہے جو خدا کی فرمانبرداری نہیں کرنا چاہتی۔

''اِس بات کا سانپوں کے ساتھ کیا تعلق ہے؟''اداس سیم نے سوال کیا۔

''میں اسی بات کی طرف آ رہا ہوں......لیکن کہانی کو اِس سے آگے لے کر چلنے سے پہلے،حوّا کا بہترین دوست ایسا سانپ نہیں تھا جیسا آج ہم سانپوں کو دیکھتے ہیں۔یہ بہت خوبصورت جانور تھا اور یہ آج کے سانپوں کی طرح پیٹ کے بل نہیں چلتا تھا۔باغِ عدن میں موجود سانپ کی ٹانگیں بھی تھیں۔

آہا!،بہت خوب،اِس طرح کا سانپ تو یقیناً دلچسپ دوست ہو سکتا ہے۔''سیم بالکل محو ہو گیا۔''لیکن بولنے والے سانپ؟''

''شیطان سانپ میں سما گیا اور اُس سے بولنے کا کام لیا''،ڈاکٹر نے تقریباً سرگوشی کے انداز میں سیم کو بتایا اور سیم کی آنکھیں کھُلی کی کھُلی رہ گئیں!

''اب جیسا کہ میں کہہ رہا تھا............''

عورت کے دوست سانپ نے بڑی آہستگی اور نرمی کیساتھ اُس سے بات چیت شروع کی۔ممکن ہے پہلے عورت کو حیرت ہوئی ہو لیکن تھوڑی دیر بعد اُسے اِس دلکش جانور کے ساتھ یہ گفتگو بالکل عمومی محسوس ہوئی۔ بہت طویل اور تفریحی گفتگو کے بعد بالآخر شیطان نے جو کہ سانپ میں سمایا ہوا تھا، اپنی چال چلی،اُس نے عورت کی سوچ کو شک وشبہات میں ڈال دیا۔شیطان نے جو سانپ کی زبان سے بول رہا تھا،ایسا ظاہر کیا جیسے وہ خدا کی اُن باتوں کو سیکھنا چاہتا ہے جو خدا ہر روز شام کے وقت حیات کے درخت کے بارے میں اُنہیں سکھایا کرتا تھا۔ عورت نے بڑی خوشی سے اپنے دوست کو بتایا کہ خدا نے کیا کہا تھا۔تب بڑی چالاکی کے ساتھ سانپ نے اپنا بُرائی کا کام کیا۔اُس نے پوچھا،''کیا تمہیں یقین ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہی ہو وہ سچ ہے؟ممکن ہے خدا کو یہ خطرہ ہو کہ پھل کھا کر کہیں تُم اُس سے بھی زیادہ عقلمند نہ بن جاؤ جتنا کہ خدا عقلمند ہے کیونکہ آخر کار یہ درخت''پہچان''یعنی علم کا درخت کہلاتا ہے۔''

خیر اِس طرح عورت سوچ میں پڑ گئی اور شیطان ایسا ہی چاہتا بھی تھا۔اُس نے درخت کے نام کے اِس حصہ''پہچان''پر غور کرنا شروع کر دیا۔اُس نے چاہا کہ جس قدر عقلمند وہ اِس وقت ہے،اِس سے بھی زیادہ عقلمند بن جائے۔اُس نے اِس بات کے بارے میں سوچا اور پھر تھوڑا اور سوچا۔ممکن ہے اُس کا دوست اُس کو درخت کے قریب لے گیا ہو تا کہ وہ قریب سے اُس کا جائزہ لے سکے۔ممکن ہے سانپ نے تھوڑا سا پھل کھایا ہو اور ایسے ظاہر کیا ہو جیسے وہ بہت عقلمند ہو گیا ہے۔

پھر بالآخر عورت نے وہ کام کر ڈالا!اُس نے اپنے طور پر اُس بات کی نافرمانی کرنے کا جو خدا نے اُسے نیک و بد کی پہچان کے درخت کی بابت بتائی تھی اور اُس کے پھل میں سے کھانے کا فیصلہ کر لیا۔اُس نے درخت کے پھل میں سے ایک لیا اور کھایا۔فوراً خدا کی بات سچ ثابت ہو گئی۔عورت کی روح مر گئی۔اُس کا دل گناہ

کے باعث بیمار ہوگیا اور وہ خدا سے مکمل طور پر جُدا ہوگئی۔

سیم نے پوچھا "کیا وہ سانپ کے کہنے کے مطابق پہلے سے زیادہ عقلمند ہوگئی تھی؟"

"نہیں۔لیکن اُس نے ایک بات ضرور سیکھی تھی۔اُس نے سیکھا کہ بیمار دل کے ساتھ اِس المناک روحانی موت میں کتنی وحشت تھی۔" ڈاکٹر نے جواب دیا۔ "لیکن کہانی ابھی ختم نہیں ہوئی......"

تب عورت وہ پھل جو اُس نے تھوڑا سا کھالیا تھا اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے آدم کے پاس پہنچی۔پہلی ہی نظر میں آدم نے جان لیا کہ کیا ہوا ہے۔سب کچھ روزِ روشن کی طرح عیاں تھا۔اُس کی بیوی نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کھا چکی تھی۔اُس کی روح مرچکی تھی۔گناہ کی بیماری اُس کے دل میں داخل ہوچکی تھی، جس نے اُس کے اندر زیادہ سے زیادہ گناہ کرنے کی شدید خواہش پیدا کردی تھی۔اب وہ واپس حیات کے درخت کے نیچے جاکر بیٹھ نہیں سکتی تھی اور نہ ہی اِس حالت میں خدا سے کچھ سیکھ سکتی تھی۔وہ منصوبہ سے خارج ہوچکی تھی اور اب اُسے خدا سے الگ اور دور ہی رہنا تھا۔

اب آدم کو ایک بہت بڑا فیصلہ کرنا تھا۔اُس کے لئے ایک ہی وقت میں حیات کے درخت تلے خدا کے ساتھ بیٹھنا اور اپنی بیوی کے ساتھ بھی رہنا ممکن نہیں تھا۔اُسے اُن دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا تھا۔آدم خدائے واحد و برحق سے پیار کرتا تھا لیکن اُس سے بھی زیادہ اُسے اپنی بیوی عزیز تھی۔لہٰذا اُس کے ساتھ رہنے کے لئے آدم نے عورت کے ہاتھ سے پھل لینے اور کھانے کا فیصلہ کرلیا۔وہ جانتا تھا کہ جس لمحہ ایسا کرے گا، وہ بھی مرجائے گا۔وہ یہ بھی جانتا تھا کہ گناہ کی ہولناک بیماری اُس کے دل میں بھی داخل ہوجائے گی۔اُسے خدا کی تنبیہ یاد تھی، تاہم اُس نے خدا کے جاری کردہ واحد حکم کو توڑنے کا فیصلہ کیا اور یوں اُس نے بھی پھل کھایا! فوراً ہی آدم کی روح بھی مرگئی اور اُس کا دل بھی گناہ کی بیماری کا شکار ہوگیا۔

"عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے کیلئے اچھا اور آنکھوں کو خوشنما معلوم ہوتا ہے اور عقل بخشنے کیلئے خوب ہے تو اس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اس نے کھایا" (پیدائش 6:3)۔

سیم کے ڈاکٹر نے کہا "یہ تھی وجہ جس سے گناہ کی بیماری انسان کے دل میں داخل ہوگئی۔جب آدم اور اُس کی بیوی سے جس کا نام حوّا تھا، اولاد پیدا ہوئی تو اُن کی بیماری اُن کے بچوں کے دلوں میں بھی منتقل ہوگئی اور اُن کی اولاد کے وسیلہ آگے آنے والی نسل کے دلوں میں بھی، پس ساری نسلِ انسانی اِس بیماری میں مبتلا ہوگئی۔

"میرے چھوٹے دوست! تمہارے ساتھ بھی یہی مسئلہ ہے۔تمہارے دل میں گناہ کی بیماری ہے۔یہ گناہ کی وہی بیماری ہے جسے آدم نے خدا کی نافرمانی کرکے تخلیق کیا تھا۔یہی وجہ ہے کہ تمہارا دِل اِس قدر اداس ہے"۔

''کیونکہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں'' (رومیوں 23:3)

افسردہ، بیمار سیم آہستہ سے کھسکتے ہوئے، طبّی معائنہ کی میز پر سے نیچے اترا۔ وہ جانتا ہے کہ یہی سچ ہے۔ اُس کا دِل اِس لئے اُداس ہے کیونکہ اسے گناہ نے بیمار کیا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ ڈاکٹر گوشتین دل کے بارے میں بات نہیں کر رہا جو اُس کے سینے میں دھڑکتا اور خون کو گردش میں رکھتا ہے۔ ڈاکٹر تو اُس کی سوچ کے دل کے بارے میں بتا رہا تھا، وہ دل جو اُس کی جان کے باطن میں کسی جگہ ہے۔

''میرے پاس پیسے نہیں ہیں'' سیم نے افسردگی کے ساتھ کہا ''لیکن میں آپ کے بقایہ جات کی ادائیگی کے لئے کام کر سکتا ہوں......''

''اُداس اور بیمار دلوں کے لئے علاج مفت ہے'' ڈاکٹر نے ہاتھ اٹھا کر سیم کی پیشکش کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر کی سُنائی ہوئی کہانی اُس کی یادداشت میں گردش کرتی رہی......آدم نے خدا کی نافرمانی کا فیصلہ کیا تھا......گناہ ہی بیماری ہے......وہ خدا سے دُور ہو گیا۔

''دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز اور لا علاج ہے اس کو کون دریافت کر سکتا ہے؟'' (یرمیاہ 9:17)۔

''ڈاکٹر! اِس سے پیشتر کہ آپ سیم کو عجیب علاج کے بارے میں بھی بتا پاتے، وہ یہاں سے چلا گیا ہے'' مشنری ڈاکٹر کے پاس کام کرنے والی نرس نے کہا۔

''یہ سچ ہے'' ڈاکٹر نے جواب دیا۔ ''وہ کہانی کے اُس حصہ تک پہنچنے سے پہلے ہی چلا گیا جہاں خداوند خدا جھاڑیوں میں چُھپے آدم اور حوّا کو باہر آنے کا حکم دیتا ہے۔ سیم نے یہ بھی نہیں سُنا کہ خدا نے ایک مُنجّی کا وعدہ کیا اور اُنہیں یہ سکھانے کے لئے مذبح پر ایک برّہ ذبح کیا کہ ایک روز وہ خود خدا کا ذبح کیا ہوا ایسا برّہ بنے گا جو جہان کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے۔ اِس سے پیشتر کہ میں سیم کو ابدی زندگی کے اُس تحفہ کی بابت بتاتا جو خدا بیمار دلوں کی بیماری سے نجات کے روحانی علاج کی صورت میں دیتا ہے۔''

''میں اُس کے لئے فکر مند ہوں۔ وہ آخر کس طرح ٹھیک ہو پائے گا؟ کیا وہ کبھی اِس خوشخبری کو سُنے گا کہ یسوع اُس کے گناہوں کی خاطر صلیب پر مر گیا تھا؟'' نرس نے گہری فکر کے ساتھ کہا۔

''اوہ! تم اتنی فکر مت کرو! خدائے واحد و برحق سیم سے بہت محبت رکھتا ہے اور اُس کی مدد کے لئے کسی دوسرے مسیحی کو ضرور بھیجے گا لیکن سب سے پہلے ضرورت اِس بات کی ہے کہ سیم علاج کروانے کا مشتاق ہو۔ جب اُداس اور بیمار سیم جواب حاصل کرنے کا فیصلہ کر کے متلاشی ہو گا، تب خدا صلیب تک اُس کی رہنمائی ضرور کرے گا۔ صرف متلاشی سیم ہی یسوع کو پا سکے گا۔

''اور تُم مجھے ڈھونڈو گے اور پاؤ گے۔ جب پورے دل سے میرے طالب ہو گے'' (یرمیاہ 13:29)۔

گہری سچائیاں:

بدی کی فطرت، روحانی موت اور نئے سرے سے پیدا ہونا:

1۔ تین حصہ جات: خدا نے انسان کو تین حصوں میں تخلیق کیا۔ ایک جسم، ایک جان اور ایک روح

الف۔ جان آپ کے اندر ایک ان دیکھا حصہ ہے......اور یہ آپ ہیں۔ آپ اپنی جان سے سوچتے ہیں۔ آپ اپنی جان سے ہی فیصلہ کرتے ہیں کہ کیا کہنا اور کیا کرنا ہے۔ آپ کی شخصیت......وہ خاص حصہ جسے "آپ" تشکیل پاتے ہیں کوئی دوسرا آپ کی جان کا حصہ نہیں ہے۔ سیم کی کہانی میں اِسے دِل کہا گیا ہے۔

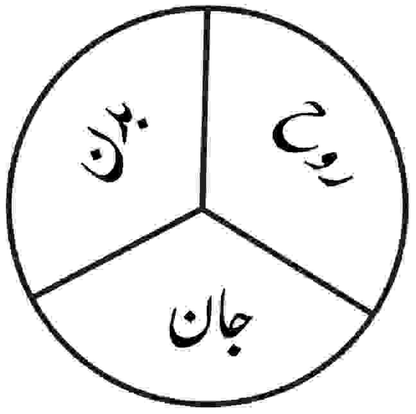

تصویر 1: "Trichotomy" کے معنی ہیں تین حصوں پر مشتمل

ب۔ روح وہ خاص حصہ ہے جس میں یہ خوبی ہے کہ خدا کی دوست بن سکے۔ یہ خدا کے بارے میں باتیں سُن اور سمجھ سکتی ہے۔

ج۔ فطری بدن ایسا حصہ ہے جسے دیکھا جا سکتا ہے۔ جان اور روح دونوں ہی بدن میں سکونت کرتے ہیں۔

د۔ اِس کے لئے بڑا لفظ "Trichotomy" یعنی اجزائے ثالوث ہے؛ اِس کا مطلب ہے تین حصوں پر مشتمل۔ 1 تھسلنیکیوں 23:5 میں ان تینوں حصوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

2۔ روحانی موت کا مطلب ہے روح والے حصہ کا مر جانا:

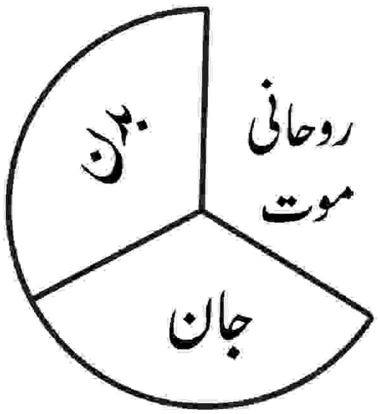

تصویر 2: "Dichotomous" کے معنی ہیں دو حصوں پر مشتمل

الف۔ خدا نے آدم اور حوّا سے کہا کہ جس روز تُم نیک و بد کی پہچان کے درخت کے پھل میں سے کھاؤ گے تُم مرو گے۔ خدا اُن کی روحانی موت کی بات کر رہا تھا۔ جس لمحہ انہوں نے وہ پھل کھایا، اُن کی روح والا حصہ مر گیا۔ اِسے روحانی موت کہتے ہیں۔ 1 کرنتھیوں 22:15

ب۔ اب اُن کے صرف دو حصے باقی رہے، ایک بدن اور ایک جان۔ اِسی کو Dichotomous کہتے ہیں جس کا مطلب ہے دو حصوں والا کہتے ہیں۔

3۔ خدا سے علیحدہ ہو جانا:

الف۔ آدم اور حوّا اب خدا کے دوست نہ رہے تھے۔ وہ خدا سے علیحدہ یعنی دُور ہو گئے تھے۔

ب۔ وہ خدا کی حضوری میں نہیں رہ سکتے۔ وہ خدا کے ساتھ باغ عدن میں نہیں رہ سکتے۔ وہ آسمان پر نہیں جا سکتے کیونکہ وہاں خدا ہے اور جہاں خدا ہے وہ وہاں نہیں رہ سکتے۔

ج۔ وہ اپنی مشکلات حل نہیں کر سکتے؛ وہ یکسر لاچار ہیں۔ رومیوں 6:5

4۔ گناہ کی بیماری:

الف۔ آدم نے خدا کے واحد حکم کی نافرمانی کا فیصلہ کر کے گناہ کی بیماری پیدا کر لی۔ عورت نے بھی ایسا ہی کیا۔ رومیوں 12:5

ب۔ گناہ کی یہ بیماری اب آدم کی فطرت بن گئی۔ وہ ہر وقت گناہ کرنا چاہتا تھا۔ آدم خدا کی زیادہ سے زیادہ نافرمانی کرنا چاہتا تھا۔ وہ خود غرض ہو گیا۔ وہ اپنی مشکلات خدا کی مدد کے بغیر اور از خود حل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ یہی حالت حوّا کی بھی تھی۔ اب وہ بھی من مانی راہوں پر چلنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ یسعیاہ 6:53؛ رومیوں 23:3

ج۔ گناہ کی یہ بیماری گناہ کی فطرت کہلاتی ہے۔

د۔ جب آدم اور حوّا کے بچّے پیدا ہوئے تو گناہ کی فطرت اُن میں بھی منتقل ہو گئی۔ چونکہ اُن بچوں میں گناہ کی فطرت تھی، لہٰذا وہ بچے صرف دو حصوں (Dichotomous) کے ساتھ پیدا ہوتے تھے۔ اب اُن میں روح کا حصہ موجود نہ ہوتا تھا کیونکہ وہ مر چکا تھا۔ اِس کا مطلب ہے کہ بچے بھی آدم جیسی ہی مشکل کا شکار تھے، وہ خدا سے دُور تھے۔

ہ۔ نسلِ انسانی میں شامل تمام لوگ اِسی المناک حالت میں پیدا ہوتے تھے جن میں ہم بھی شامل ہیں۔ ہم سب کے پاس ایک ''بیمار دِل'' ہے اور ہمیں نجات کی ضرورت ہے۔

5۔ وعدہ:

اِنسان کس طرح نئے سرے سے پیدا ہو سکتا ہے، بائبل کی اِن تعلیمات پر ہم اگلے سبق میں سیکھیں گے۔

الف۔ خدا نے وعدہ کیا تھا کہ ایک آدم...... یسوع مسیح...... اِس حالت میں پیدا نہیں ہوگا۔ وہ ''عورت کی نسل'' کہلاتا ہے۔ پیدائش 15:3۔

ب۔ یسوع نے اپنی ساری زندگی کامل فرمانبرداری میں بسر کی۔ یسوع نے ایک بار بھی گناہ نہیں کیا۔ 1 یوحنا 5:3۔

ج۔ یسوع مسیح نے پوری خوشی کے ساتھ خدا باپ کی فرمانبرداری کی اور خود کو صلیب کے حوالہ کر دیا۔ جب وہ صلیب لٹکا ہوا تھا، تو خدا نے ہمارے سب گُناہ اُس پر لاد دیئے۔ پھر، خدا نے ہماری جگہ یسوع کو سزا کا حکم سُنایا۔ پس اِس طرح یسوع نے نہ صرف ہمارے گناہوں کی قیمت چُکائی بلکہ ہمارے گناہ بھی اٹھا لئے۔ 2 کرنتھیوں 21:5۔ گناہ کا مسئلہ صلیب پر حل کر دیا گیا۔

6۔ نئے سرے سے پیدا ہونا:

الف۔ ایک بار پھر واپس پلٹ کر دیکھیں کہ خدا نے آدم اور حوّا کو ڈھونڈا اور انہیں......اُن کے مُنجی یسوع کا وعدہ کرتے ہوئے......ایک خوشخبری سُنائی۔ خدا نے اُنہیں بتایا کہ یسوع گناہ آلودہ فطرت کے بغیر پیدا ہوگا اور وہ کبھی گناہ کی راہ اختیار نہ کرے گا۔ تب خدا نے مذبح پر ایک برّہ قربان کیا۔ ایسا کرتے وقت خدا نے اُنہیں سکھایا کہ یسوع بھی اِسی طرح قربان ہوگا، بالکل اِس چھوٹے برّے کی طرح۔ جانور کی قربانی صلیب پر یسوع کی موت کا عکس تھی جس سے ہمارے گناہوں کی قیمت چُکائی گئی۔ اُس نے ہماری خاطر بطور عوضی ہماری روحانی موت لے لی۔ رومیوں 8:5۔

ب۔ آدم اور حوّا کو بس اتنا کرنا تھا کہ اِس وعدہ پر ایمان رکھتے۔ اُن کے لئے لازم تھا کہ خدا کے کلام کو سچ مانتے......اور انہوں نے ایسا ہی کیا! بائبل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ خدا نے برّے کی کھال سے اُن کے بدنوں کو ڈھانپا۔ یہ نجات کی ایک تصویر ہے۔ اِس کا مطلب ہے

انہوں نے یسوع مسیح پر ایمان رکھا۔ پیدائش 21:3؛ گلتیوں 27:3

ج۔ ایسا ہوا کہ اُن کی روح کا مُردہ حصہ فوراً ہی پھر جی اٹھا۔ یہ نئی پیدائش تھی! اب پھر اُن کے وجود کے تین حصے تھے۔ اب وہ ایک بار پھر خدا کے دوست بننے کے لائق تھے۔ اب وہ خدا سے دُور نہیں تھے۔ وہ خدا کے ساتھ رہ سکتے تھے۔ اُنہیں نجات مِل چُکی تھی۔ اب اُن کے پاس نئی زندگی تھی ......ایک نئی روحانی زندگی ۔ اب وہ خدا کے ساتھ آسمان پر ہمیشہ تک رہیں گے۔ یوحنا 3:3

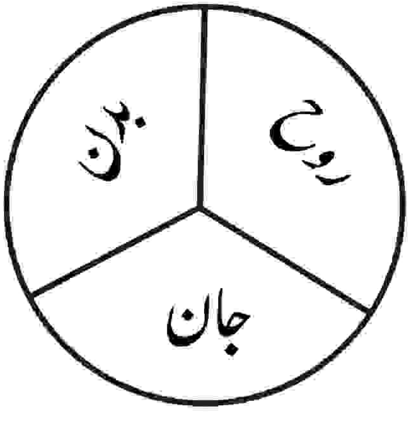

تصویر 3: نئے سرے سے پیدا ہونا

7۔ ہم بھی نئے سرے سے پیدا ہو سکتے ہیں:

الف۔ چونکہ ہم نسلِ انسانی کا حصہ ہیں، پیدا ہوتے وقت ہمارے ساتھ بھی وہی مسئلہ تھا جو آدم اور حوّا کے ساتھ تھا۔ ہمارے صرف دو حصے تھے۔ ہماری روح والا حصہ مُردہ ہے۔ ہم ایسی حالت میں پیدا ہوئے کہ خدا کے ساتھ ہماری کوئی دوستی نہیں۔ ہم میں گناہ آلودہ فطرت اور نافرمانی ہے۔ ہمیں نجات کی ضرورت ہے۔

ب۔ ہم بھی آدم اور حوّا کی طرح نئی پیدائش پا سکتے ہیں۔ ہم بھی روح والا عجیب حصہ پا سکتے ہیں۔ ہم خدا کے دوست بن سکتے اور اُس کے ساتھ آسمان پر ہمیشہ ہمیشہ تک کے لئے رہ سکتے ہیں۔

ج۔ جب یسوع صلیب پر تھا، اُس نے ہمارے گناہوں کی معافی کے لئے بھی دعا کی۔ اُس کی طرف سے ہمیشہ کی زندگی کا تحفہ ہمارے لئے بھی ہے!

د۔ اپنا ایمان صرف اور صرف مسیح یسوع پر رکھیں......اور آپ بھی نئے سرے سے پیدا ہو جائیں گے!

تجھے نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے..................'' یوحنا 7:3